سورة بني اسرائيل

آيات ٦٨ - ٧٧

أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾
أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا
تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ
الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾
يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا
﴿٧١﴾ وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي
أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ
إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾
وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَّا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٧٦﴾
سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

مکیة

آیات 111

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا

سورت کا مرکزی مضمون: قرآنِ کریم پر ایمان کی دعوت- انسانیت کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ رہنمائی اور ذمہ داری (دینِ حق اور اس کے تقاضے)- ہجرت، فتح مکہ، فتح بیت المقدس کی بشارت

آیات 1 تا 10

سفر معراج مسجد حرام تا مسجد اقصیٰ
بنی اسرائیل کے عروج وزوال کی مختصر تاریخ
بنی اسرائیل (اور مشرکین) کو اسلام کی دعوت

آیات 11 تا 22

بنی نوع انسان کے لیے عبرت و نصیحت
انسان کی کامیابی وہلاکت کے اصول

آیات 23 تا 39

اسلام کی معاشرتی ہدایات
اسلامی معاشرے اور اسلامی ریاست کے بنیادی اصول

آیات 40 تا 60

مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش
مشرکین کے عقائد کی تردید اور توحید، رسالت اور معاد پر ان کے اعتراضات کے جواب

آیات 61 تا 70

ابلیس کی انسان دشمنی
بنی آدم کی تکریم وفضیلت
نعمت پاکر انسان کے غرور واستکبار کی تمثیل

آیات 71 تا 77

رسول اللہ ﷺ کو سرزمین مکہ سے بے اثر اور بے دخل کرنے کے منصوبوں کی ناکامی کی بشارت
ہجرت کے باب میں سنت الٰہی کی وضاحت

آیات 78 تا 82

حصول صبر وثابت کے لیے نماز، قرآنِ کریم، تہجد اور تعلق باللہ کی ہدایات

آیات 83 تا 100

کفار کی طرف سے بعض معجزات کا مطالبہ اور ان کا جواب— قرآن جیسا کلام لانے کا چیلنج
ہدایت وضلالت کے باب میں سنت الٰہی

آیات 101 تا 104

حضرت موسیٰ اور ان کے نو معجزات- ان معجزات کے دیکھنے کے باوجود فرعون کی سرکشی اور اس کا انجام
قریشی قیادت کے رویے فرعون کی طرح ہیں

آیات 105 تا 111
اختتام سورة

قرآن یکسر حق ہے۔قرآن پر ایمان لانے کی ہدایت
رسول کی ذمہ داری صرف انذار و تبشیر ہے
خالص عقیدۂ توحید اختیار کرنے کی ہدایت

اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ يُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ وَكِيۡلًا ۙ﴿۶۸﴾ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ يُّعِيۡدَكُمۡ فِيۡهِ تَارَةً اُخۡرٰى فَيُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيۡحِ

اَفَاَمِنۡتُمۡ - تو کیا تم امن میں (بے خوف) ہو

اَمِنَ يَاۡمَنُ ، اَمۡنًا : امن میں آنا، بے خوف ہونا

اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمۡ - اس بات سے کہ دھنسا دے وہ تمہیں

خَسَفَ يَخۡسِفُ ، خُسُوۡفًا : زمین میں دھنسا دینا

جَانِبَ الۡبَرِّ - خشکی پر ہی (زمین میں)

بَرّ : خشکی

حَصَبَ يَحۡصُبُ و يَحۡصِبُ ، حَصۡبًا پتھر مارنا

اَوۡ يُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا - یا بھیج دے تم پر پتھراؤ کرنے والی آندھی

حَاصِب : پتھراؤ کرنے والی (ہوا/آندھی)

اردو میں : ا

ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ وَكِيۡلًا - پھر نہ پاؤ تم اپنے لیے کوئی کارساز

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ يُّعِيۡدَكُمۡ - یا بے خوف ہو گئے ہو تم اس سے واپس بھیج دے تم کو

فِيۡهِ تَارَةً اُخۡرٰى - اُس (سمندر) میں ایک بار پھر

تَارَةٌ : دفعہ، مرتبہ، بار، باری

اُخۡرٰى : اٰخَرُ کی مؤنث (دوسری)

فَيُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ - پھر بھیجے تم پر

قَاصِفًا مِّنَ الرِّيۡحِ - توڑ دینے والی (طوفانی) ہوا

قَصَفَ يَقۡصِفُ ، قَصۡفًا : توڑنا

قَاصِف : توڑ دینے والی

فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾

فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ - اور وہ غرق کر دے تمہیں تمہاری ناشکری کے سبب

اَغْرَقَ يُغْرِقُ ، اِغْرَاقًا : غرق کرنا (١٧)

ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ - پھر نہ پاؤ تم اپنے لیے

عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا - ہمارے خلاف اس کے بارے میں کوئی پیچھا کرنے والا

تَبِيْعًا: تَبْعٌ سے بمعنی فاعل (پیچھا کرنے والا)

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ - اور بیشک ہم نے بڑی عزت دی ہے بنی آدم کو

كَرَّمَ يُكَرِّمُ ، تَكْرِيْمًا : عزت دینا (١١)

وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ - اور سواریاں دیں ہم نے انھیں خشکی میں اور سمندر میں

حَمَلَ يَحْمِلُ ، حَمْلًا
اٹھانا، سوار کرنا

وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ - اور رزق دیا ہے ان کو ہم نے پاکیزہ

وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ - اور فضیلت عطا کی ہے ہم نے ان کو اکثر پر

فَضَّلَ يُفَضِّلُ ، تَفْضِيْلًا: فضیلت دینا (١١)

مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا - جن کو ہم نے پیدا کیا، نمایاں فضیلت۔

اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ یُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ وَکِیۡلًا ۙ﴿۶۸﴾ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ یُّعِیۡدَکُمۡ فِیۡہِ تَارَۃً اُخۡرٰی فَیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ قَاصِفًا مِّنَ
الرِّیۡحِ فَیُغۡرِقَکُمۡ بِمَا کَفَرۡتُمۡ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ عَلَیۡنَا بِہٖ تَبِیۡعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰہُمۡ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰہُمۡ عَلٰی
کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِیۡلًا ﴿٪۷۰﴾

اچھا، تو کیا تم اِس بات سے بالکل بے خوف ہو کہ خدا کبھی خشکی پر ہی تم کو زمین میں دھنسا دے، یا تم پر پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیج دے اور تم اس سے بچانے والا کوئی حمایتی نہ پاؤ؟ اور کیا تمھیں اِس کا کوئی اندیشہ نہیں کہ خدا پھر کسی وقت سمندر میں تم کو لے جائے اور تمہاری ناشکری کے بدلے تم پر سخت طوفانی ہوا بھیج کر تمہیں غرق کر دے اور تم کو ایسا کوئی نہ ملے جو اُس سے تمہارے اِس انجام کی پوچھ گچھ کر سکے؟
یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور انہیں خشکی و تری میں سواریاں عطا کیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت بخشی

Do you, then, feel secure against His causing you to be swallowed up by a tract of the earth, or letting loose a deadly whirlwind charged with stones towards you, and there you will find none to protect you? Or do you feel secure that He will not cause you to revert to the sea, and let a tempest loose upon you and then drown you for your ingratitude whereupon you will find none even to inquire of Us what happened to you? Indeed, We honored the progeny of Adam, and bore them across land and sea and provided them with good things for their sustenance, and exalted them above many of Our creatures.

محمد اقبال

أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ و

اللہ تعالیٰ کے باغیوں سے چند سوالات

- گذشتہ آیات میں یہ ذکر آچکا کہ مشرکین جب سمندر میں طوفان میں گھر جاتے ہیں تو اپنے بتوں اور دیوی دیوتاؤں کو بھول کر، بلکہ ان سے مایوس ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے اور دعائیں مانگتے ہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ انھیں خیریت سے ساحل سمندر پہ پہنچادیتا ہے تو وہ محسوس کرتے لگتے ہیں کہ اب سمندر کا کوئی طوفان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، تو پھر اپنے نام نہاد معبودوں کو پکارنے لگتے ہیں۔
- مشرکین کی اس روش پر جو سراسر حماقت پر مبنی ہے اللہ تعالیٰ توجہ دلارہے ہیں کہ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور سلطنت شاید سمندر کے کناروں تک ہے، خشکی پر اس کا حکم نہیں چلتا؟
- جس طرح سمندر اس کے قبضہ قدرت میں ہے اسی طرح زمین کا ایک ایک انچ بھی اس کے قبضے میں ہے، جس طرح سمندر کا طوفان اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہے، اسی طرح زمین کا ہر تغیر بھی اسی کے حکم کا پابند ہے۔ تمہیں اس سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے کہ وہ زمین پر تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، وہ اگر چاہے تو تمہارے مکانوں سمیت تمہیں زمین میں دھنسادے یا تم پر کوئی باد تند بھیج دے جو تمہیں تباہ کرکے رکھ دے
- یا تمہیں پھر بحری سفر پیش آئے اور جب تم ساحل سے دور سمندر کے گہرے پانیوں میں پہنچ جاؤ تو اللہ تعالیٰ گرجتی ہوئی اور چنگھاڑتی ہوئی تند ہوا تم پر بھیج دے جو کشتیوں کو ریزہ ریزہ کر دے۔ اس وقت تم ہزار مرتبہ چلاؤ فریاد کرو شرک سے تائب ہونے کے وعدے کرو لیکن تمہاری کوئی التجا سنی نہ جائے پھر تم کیا کروگے۔ اس لیے خدا کے غضب سے ہر وقت ڈرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝

انسان کو اس کی ذمہ داری کی یاد دہانی

- گزشتہ تین آیات میں اللہ نے جو بحری نعمتیں عطا فرمائیں اور بحری سفر کی سہولتیں دے کر بیشمار خزانوں کے راستے کھول دیے، ان کا ذکر فرمایا۔ اور ساتھ ہی ساتھ مشرکین کا وہ طرز عمل کا بھی جو سراسر ناشکری سے عبارت ہے
- اس آیت کریمہ میں انسان کو جو مجموعی طور پر نعمتیں عطا کی گئی ہیں اور انسان کو جو مقام و مرتبہ بخشا گیا ہے اس کا ذکر فرما کر انسان کو ذمہ داریوں کا احساس دلایا گیا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا کی دیگر مخلوقات میں ایک خصوصی فضیلت عطا فرمائی ہے، انسان اللہ کی تخلیق کی معراج (climax) ہے، اللہ نے انسان کو عقل و علم، گویائی، پاکیزہ صورت، معتدل قامت اور معاش کی تدابیر اور تمام چیزوں پر تسخیر عطا فرمائی۔ اپنی معرفت اور اپنے فرمان کی اطاعت پر قدرت عطا فرمائی (اختیار عطا فرمایا)، گویا یہ فضیلت مادی اور روحانی پہلوؤں سے ہے اس کی تخلیق کے لحاظ سے ہیں اس کو عطا کردہ قوتوں اور صلاحیتوں کے لحاظ سے ہے
- پھر اسے زمین پر قسم قسم کی سواریاں دیں، موٹرز سے لے کر ہوائی جہاز تک اس کے زیر استعمال ہیں۔ سمندر میں بھی اسے سواریوں سے نوازا، کشتیاں اور بحری جہاز اس کے سفر کے لیے، جو اس کے کے لیے نقل و حمل کے ذرائع ہیں اس طرح سے بر و بحر میں اسے طیبات کا وہ رزق عطا فرمایا گیا ہے کہ جس کا شمار ممکن نہیں
- یہ سب کچھ انسان کو اس لیے عطا ہوا ہے کہ وہ ان نعمتوں کی قدر کرے، ان کا حق ادا کرے اور اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین پر جن فرائض کی بجاآوری کے لیے بھیجا ہے ان کی فکر کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی زمین پر بجائے فساد برپا کرنے کے انسانوں کی خیر و فلاح کا انتظام کرے اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرنے کی بجائے اس کا شکر گزار اور فرمان بردار بندہ بن کر رہے۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ وَ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

يَوْمَ نَدْعُوْا - جس دن بلائیں گے ہم

دَعَا يَدْعُوْا ، دَعْوَةٌ :بلانا، پکارنا

كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ - سب انسانوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ

اُنَاسٍ: اِنْسَانٌ کی جمع (انسان، انسانوں کے گروہ)

فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ - سو جس کو دیا جائے گا اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ

اٰتٰى يُؤْتِيْ ، اِيْتَآءٌ :دینا

كِتٰب : کتاب، اعمال نامہ

فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ - سو یہ لوگ پڑھیں گے اپنے اعمالنامے

قَرَأَ يَقْرَأُ ، قِرَآءَةٌ:پڑھنا

وَ لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا - اور نہ ہوگا ان پر ظلم ذرّہ برابر

فَتَلَ:رسی بٹنا

فَتِيْل:بٹی ہوئی رسی

فَتِيْله:چراغ کی بٹی ہوئی بتی
کھجور میں موجود باریک دھاگہ

مراد- حقیر، قلیل بمعنی دھاگے کے برابر

وَ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى - اور جو رہا اس دنیا میں اندھا

اَعْمٰى (عَمْيٌ سے):آنکھوں کا اندھا(دل کے اندھے پر بھی اس کا اطلاق)

فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى - سو وہ ہوگا آخرت میں بھی اندھا

وَ اَضَلُّ سَبِيْلًا - بلکہ زیادہ گمراہ (اندھے سے بھی)

اَضَلّ : ضَلَالٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ (زیادہ بھٹکا ہوا)

وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَفۡتِنُوۡنَكَ عَنِ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ لِتَفۡتَرِىَ عَلَيۡنَا غَيۡرَهٗ‌ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوۡكَ خَلِيۡلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰكَ لَقَدۡ كِدْتَّ تَرۡكَنُ اِلَيۡهِمۡ شَيۡـًٔـا قَلِيۡلًا ۙ ﴿۷۴﴾

وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَفۡتِنُوۡنَكَ - اور بیشک وہ قریب تھے کہ ضرور آزمائش میں ڈالیں آپ کو

لَ : لام تاکید (ضرور)

فَتَنَ يَفْتِنُ ، فَتْنًا وَ فُتُوْنًا: آزمائش میں ڈالنا

عَنِ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ - اس وحی سے جو بھیجی ہے ہم نے آپ کی طرف

لِتَفۡتَرِىَ عَلَيۡنَا غَيۡرَهٗ - تاکہ گھڑ لو تم ہمارے بارے میں کچھ اور

لَ : لام تعلیل (تاکہ)

اِفْتَرٰى يَفْتَرِىْ ، اِفْتِرَآءٌ : جھوٹ گھڑنا (VIII)

وَاِذًا لَّاتَّخَذُوۡكَ خَلِيۡلًا - تو اس صورت میں وہ ضرور بنا لیتے تم کو اپنا دوست

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ: بنانا (VIII)

وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰكَ - اور اگر نہ ثابت قدم رکھا ہوتا ہم نے آپ کو

ثَبَّتَ يُثَبِّتُ ، تَثْبِيْتًا :ثابت قدم رکھنا (II)

لَقَدۡ كِدْتَّ - تو قریب تھا (کہ)

كَادَ يَكَادُ ، كَوْدًا :قریب ہونا

تَرۡكَنُ اِلَيۡهِمۡ - آپ جھک جاتے ان کی طرف

رَكِنَ يَرْكَنُ ، رُكُوْنًا : کسی پر جھکنا، اعتماد کرنا، مائل ہونا

ارادے، یقین، یا طبعی مضبوطی کا خلافِ فطرت اپنی اصلیت چھوڑ کر مخالف سمت جھکاؤ ظاہر کرنا

شَيۡـًٔـا قَلِيۡلًا - تھوڑا سا (کسی قدر)

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي
الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا أَنْ
ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾

پھر خیال کرو اس دن کا جب کہ ہم ہر انسانی گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے اُس وقت جن لوگوں کو ان کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا گیا وہ اپنا کارنامہ پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا، اور جو اِس دنیا میں اندھا بن کر رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا بلکہ راستہ پانے میں اندھے سے بھی زیادہ ناکام۔ اے محمدؐ، ان لوگوں نے اِس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی کہ تمہیں فتنے میں ڈال کر اُس وحی سے پھیر دیں جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑو اگر تم ایسا کرتے تو وہ ضرور تمہیں اپنا دوست بنا لیتے، اور بعید نہ تھا کہ اگر ہم تمہیں مضبوط نہ رکھتے تو تم ان کی طرف کچھ نہ کچھ جھک جاتے

Then think of the Day We shall summon every community with its leader. Those who are given their Record in their right hand shall read the Record of their deeds and shall not be wronged a whit. Whoever lived in this world as blind shall live as blind in the Life to Come; rather, he will be even farther astray than if he were (just) blind. (O Muhammad), they had all but tempted you away from what We have revealed to you that you may invent something else in Our Name. Had you done so, they would have taken you as their trusted friend. Indeed, had We not strengthened you, you might have inclined to them a little.

محمد اقبال

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾

یوم حساب کی ہول ناکی اور یاد دہانی

- انسانوں کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلانے کے بعد انھیں آخرت کا دن یاد دلایا گیا، جس دن اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہو گی اور انسانوں کا ہر گروہ اپنے امام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر ہو گا

- لوگوں کا امام سے کیا مراد ہے؟ امام سے مراد (لوگوں کے) پیشوا اور لیڈر ہیں۔ امام کے کوئی مخصوص اور محدود معانی نہیں بلکہ عربی زبان میں جو شخص بھی کسی فن کا ماہر ہوتا ہے، وہ امام کہلاتا ہے۔ جیسے ہم کسی کو امام لغت کہتے ہیں، کسی کو امام فقہ، کسی کو امام سخن، کسی کو امام حدیث، کسی کو امام تفسیر، علی ھذا القیاس جو شخص بھی آگے چلنے والا اور رہنمائی دینے والا ہے، اسے امام کہتے ہیں۔

- اس لیے اس سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو کسی بھی معاملے میں رہنمائی کرتے رہے، چاہے وہ معاملہ ہدایت کا ہو اور چاہے سیاست کا۔ اس لیے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سیاسی لیڈروں کو ان کے گروہوں سمیت اور پیشواؤں کو ان کے مریدوں سمیت اپنی عدالت میں بلائے گا اور قرآن کریم میں بعض دوسرے مقامات پر یہ بتایا گیا ہے کہ وہاں لیڈر اور پیچھے چلنے والے ایک دوسرے سے لڑیں گے۔ پیچھے چلنے والے اپنے لیڈروں پر الزام لگائیں گے کہ انھوں نے ہمیں گمراہ کیا اور آج اس کی پاداش میں ہم اپنے بدترین انجام کو دیکھ رہے ہیں اور لیڈر برأت کا اظہار کریں گے کہ تم نے جو کیا تم خود اس کے ذمہ دار ہو

- دنیا کی بے بصیرتی آخرت میں اندھے پن کا سبب بنے گی: جن لوگوں کو دنیا میں اندھے ہو کر زندگی گذاری اور آخرت کے معاملات میں اندھے بنے رہے، انہیں آخرت میں بھی انھیں اندھا اٹھایا جائے گا۔ وہ حیران ہو کر کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں بینا تھے، ہمیں اندھا کیوں اٹھایا گیا تو اللہ کی طرف سے انہیں جواب دیا جائے گا کہ جس نے دنیا مین ہمارے ذکر سے منہ موڑا آج اس کا انجام یہی ہو گا کہ ہم اسے اندھا اٹھائیں گے

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾

نبی اکرم ﷺ کو موقف حق پر جمے رہنے کی تاکید

- قریش نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے مشن سے ہٹانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی فریب بھی دیے، لالچ بھی دلائے، دھمکیاں بھی دیں، جھوٹے پروپگنڈے کا طوفان بھی اٹھایا، ظلم و ستم بھی کیا، معاشی دباؤ بھی ڈالا، معاشرتی مقاطعہ بھی کیا، اور وہ سب کچھ کر ڈالا جو کسی انسان کے عزم کو شکست دینے کے لیے کیا جاسکتا تھا۔ حتیٰ کہ اس نوعیت کی مداہنت (compromise) کے عوض وہ لوگ آپ ﷺ کو اپنا بادشاہ بھی تسلیم کرنے کے لیے تیار تھے۔
- اہل مکہ نے جب دیکھا کہ کئی سالوں کی مسلسل مخالفت اور اذیت رسانی کے باوجود آنحضرت (ﷺ) کے تبلیغ و دعوت کے انداز اور آپ (ﷺ) کی تعلیم کے بنیادی نکات میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا، تو انھوں نے یہ تدبیر سوچی کہ انھوں نے آپ (ﷺ) سے قرآن کریم کے بعض احکام کو تبدیل کرنے کی استدعا کی اور یہ خواہش کی کہ آپ (ﷺ) اپنی دعوت پیش کیجیے، لیکن اس میں ہمارے مشرکانہ عقائد کی بھی کسی نہ کسی حد تک جگہ پیدا کیجیے۔ اگر آپ (ﷺ) ہماری اس گزارش پر کسی حد تک آمادہ ہو جائیں تو ہم آپ (ﷺ) کی مخالفت چھوڑ کر آپ (ﷺ) کی دوستی کا راستہ اختیار کریں گے
- نبی اکرم ﷺ اپنے اندر لوگوں کے ایمان کے لیے شدید خواہش رکھتے تھے اس آیت کریمہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید نبی کریم ﷺ نے اسی جذبے کے تحت اپنے آپ کو یہ بات سوچنے پر ہلکا سا آمادہ کیا ہو (واللہ اعلم)، جس کو اللہ تعالیٰ نے یہاں فتنے سے تعبیر کیا ہے ـــ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مضبوط فرمایا اور حق کے موٴقف پر جمے رہنے کی تاکید فرمائی

اِذًا لَّاَذَقۡنٰكَ ضِعۡفَ الۡحَيٰوةِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيۡنَا نَصِيۡرًا ۝٧٥ وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَسۡتَفِزُّوۡنَكَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِيُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا

اِذًا لَّاَذَقۡنٰكَ - اور اس وقت ضرور چکھاتے ہم آپ کو

اَذَاقَ يُذِيْقُ ، اِذَاقَةٌ :مزہ چکھانا (IV)

ضِعۡفَ الۡحَيٰوةِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ - دگنا (عذاب) دنیا کا اور دگنا ہی (عذاب) آخرت کا

ضِعْف: دوگنا،دونا،دہرا

یہاں پر ضِعۡف کے بعد دونوں جگہ پر عذاب کا لفظ محذوف ہے

حَيٰوة : زندگی - مَمَات: موت

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ - پھر نہ پاتے تم اپنے لیے

وَجَدَ يَجِدُ ، وِجْدَانًا و وُجُوْدًا :پانا

عَلَيۡنَا نَصِيۡرًا - ہمارے مقابل کوئی مددگار

وَاِنۡ كَادُوۡا - اور بیشک وہ لوگ قریب تھے کہ

(ك و د)

كَادَ يَكَادُ ، كَوْدًا :قریب ہونا

كَادَ ، يَكَادُ ، يَكَادُونَ، تَكَادُ
أَكَادُ، كَادَتْ، كَادُوا، كِدْتَ

لَيَسۡتَفِزُّوۡنَكَ - ضرور آپ کو اکھاڑ دیں

لَ : لام تاکید (ضرور)

(ف ز ز)

اِسْتَفَزَّ يَسْتَفِزُّ ، اِسْتِفْزَازٌ: پھسلانا،قدم اکھاڑنا (X)

اِسْتِفْزَاز : کا اس سورت میں تیسری مرتبہ ذکر

مِنَ الۡاَرۡضِ - اس سرزمین سے

لِيُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا - تاکہ نکال دیں آپ کو یہاں سے

اَخْرَجَ يُخْرِجُ ، اِخْرَاجًا: نکالنا (IV)

وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾

وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ - تب تو نہ ٹھہریں گے وہ بھی

لَبِثَ يَلْبَثُ ، لَبْثًا : رہنا، ٹھہرنا

خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا - آپ کے بعد مگر تھوڑی دیر

خِلٰف : خلاف، پیچھے

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا - سنت ہے (ہماری) ان کے بارے میں جو بھیجے تھے ہم نے

قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا - آپ سے پہلے اپنے پیغمبروں میں سے

وَلَا تَجِدُ - اور آپ نہ پاؤ گے

لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا - ہمارے سنت کے لیے کوئی تبدیلی کرنا

حَوَّلَ يُحَوِّلُ ، تَحْوِيْلاً : بدلنا، تبدیل کرنا (II)

إِذًا لَّأَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ وَ إِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ
مِنْهَا وَ إِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾

لیکن اگر تم ایسا کرتے تو ہم تمہیں دنیا میں بھی دوہرے عذاب کا مزہ چکھاتے اور آخرت میں بھی دوہرے عذاب کا، پھر ہمارے مقابلے میں تم کوئی مددگار نہ پاتے

اور یہ لوگ اس بات پر بھی تلے رہے ہیں کہ تمہارے قدم اِس سرزمین سے اکھاڑ دیں اور تمہیں یہاں سے نکال باہر کریں لیکن اگر یہ ایسا کریں گے تو تمہارے بعد یہ خود یہاں کچھ زیادہ دیر نہ ٹھیر سکیں گے

یہ ہمارا مستقل طریق کار ہے جو اُن سب رسولوں کے معاملے میں ہم نے برتا ہے جنہیں تم سے پہلے ہم نے بھیجا تھا، اور ہمارے طریق کار میں تم کوئی تغیر نہ پاؤ گے

Whereupon We would have made you taste double (the chastisement) in the world and double (the chastisement) after death, and then you would have found none to help you against Us.

They were bent upon uprooting you from this land and driving you away from it. But were they to succeed, they would not be able to remain after you more than a little while.

This has been Our Way with the Messengers whom We sent before you. You will find no change in Our Way.

محمد اقبال

وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَسۡتَفِزُّوۡنَكَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِيُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا وَاِذًا لَّا يَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيۡلًا ﴿۷۷﴾

ایک صریح پیشین گوئی —جو حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی

- مخالفین کو جب آپ ﷺ سے سمجھوتے کی کسی تجویز کے بروئے کار آنے کی امید نہ رہی تو ظاہر ہے کہ ان کی مخالفت جو پہلے بھی کچھ کم نہ تھی اس مایوسی کے بعد دوچند ہو گئی، انھوں نے اپنا ایری چوٹی کا زور صرف کر دیا کہ آپ کے قدم سرزمین مکہ سے اکھاڑ دیں کہ آپ یہاں سے نکلنے پر مجبور ہو جائیں، یہ مکی دور کے آخری ایام کے حالات کی ایک جھلک ہے
- نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے نکال باہر کرنے کے منصوبے میں قریشِ مکہ اس حقیقت سے بے خبر کہ یہ رسول اللہ کی طرف سے بھیجا گیا، وہ اسے بے زور سمجھ کر یہاں سے نکال باہر کرنے کی تدبیریں کر رہے ہیں یہ زمین خدا کی زمین ہے۔ یہاں کسی بندہ خدا کے خلاف تخریب کا منصوبہ بنانا خود اپنے آپ کو خدا کی نظر میں مجرم ثابت کرنا ہے۔
- خدا کے داعی کو کسی بستی سے نکالنا ایسا ہی ہے جیسے کسی شہر سے اس شخص کو نکال دیا جائے جس کو وہاں حکومت وقت کے نمائندہ کی حیثیت حاصل ہو۔ ایسے شخص کو بستی میں نہ رہنے دینے کا نتیجہ بالآخر یہ ہوتا ہے کہ بستی والے خود وہاں نہ رہنے پائیں
- یہ بات جن حالات میں بتائی گئی اس وقت تو صرف ایک دھمکی نظر آتی تھی، مگر دس گیارہ سال کے اندر ہی حرف بحرف سچی ثابت ہو گئی۔ اس سورۃ کے نزول پر ایک ہی سال گزرا تھا کہ کفار مکہ نے نبی (ﷺ) کو وطن سے نکل جانے پر مجبور کر دیا اور اس پر ۸ سال سے زیادہ نہ گزرے تھے کہ آپؐ فاتح کی حیثیت سے مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے۔ اور پھر دو سال کے اندر اندر سر زمین عرب مشرکین کے وجود سے پاک کر دی گئی۔ پھر جو بھی اس ملک میں رہا مسلمان بن کر رہا، مشرک بن کر وہاں نہ ٹھہر سکا

اضافی مواد

Reference Material

انسان کی تکریم وفضیلت - (قرآنی نقطۂ نظر)

- اللہ تعالیٰ کاارشاد مبارک ہے :

وَ لَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ وَ حَمَلۡنٰہُمۡ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ وَ رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ **فَضَّلۡنٰہُمۡ** عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِیۡلًا ۔

سورۃالاسراء:70) اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی، اور انہیں خشکی اور سمندر میں سوار کیا، اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا، اور انہیں اپنی بہت سی مخلوقات پر **فضیلت** دی۔

- **فضیلت** : لفظ فضیلت سہ حرفی مادہ " ف ض ل " سے ماخوذ ہے جو کہ نقص (کمی) کی ضد ہے۔
- علامہ راغب اصفہانی (المفردات) کے مطابق فضل کے معنی ہیں کسی چیز کا متوسط ضرورت سے زائد ہونا، الفضیلۃ کے معنی مرتبہ کی بلندی اور برتری کے ہیں، یعنی بھلائی کی کثرت اور زیادتی۔
- قرآنِ مجید میں یہ مادہ باب تفعیل (II) سے فضیلت دینے کے معنوں میں 17 مرتبہ آیا ہے۔
- انسان کی یہ فضیلت مختلف پہلوؤں سے ہے (جس کا جائزہ آگے لیا گیا ہے) :

- انسانی تخلیق کے حوالے سے فضیلت
- انسانی صفات کے حوالے سے فضیلت
- انسان ہیئت کے حوالے سے فضیلت
- تسخیر کائنات کے حوالے سے فضیلت
- انسان احترام جان کے حوالے سے فضیلت
- انسان علم کے حوالے سے فضیلت
- اخلاقی اور روحانی صلاحیت کے حوالے سے فضیلت

انسان کی تکریم وفضیلت - (قرآنی نقطۂ نظر)

- اللہ تعالیٰ نے انسان کو صاحبِ عزت بنایا ہے اور بے شمار احسانات اور انعامات سے نواز کر مرتبہ کمال عطا کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کے لیے یکساں مرتبے کا تعین کیا ہے جس میں ، نسل، رنگ ، جنس، زبان، اور مال و دولت کا کوئی دخل نہیں ہے اس بات کو قرآنِ کریم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ – سورة النساء: ۱) لوگوں ! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے

- اللہ تعالیٰ نے انسان کی تکریم کے متعلق قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا - 17:70 - اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی، اور انہیں خشکی اور سمندر میں سوار کیا، اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا، اور انہیں اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۔ سورة التین : ۴) ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا

- انسان کی یہ عزت و تکریم کن پہلوؤں سے ہے ؟
- اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی مخلوقات پر (سب مخلوقات پر نہیں) فضیلت عطا فرمائی، جس کے کئی پہلو ہیں جن کو آگے سلائیڈز میں بیان کیا گیا ہے

انسان کی تکریم و فضیلت - (قرآنی نقطۂ نظر)

1. عقل و شعور کی نعمت

اللہ نے انسان کو عقل و شعور سے نوازا، جس کے ذریعے وہ اچھے اور برے کی تمیز کر سکتا ہے، علم حاصل کر سکتا ہے، اور کائنات پر غور و فکر کر کے اس کے رازوں کو سمجھ سکتا ہے۔ یہ خصوصیت دیگر مخلوقات میں نہیں پائی جاتی۔

- قرآنِ کریم بار بار غور و فکر، عقل کے استعمال اور علم کی جستجو کی تلقین کرتا ہے، قرآنِ کریم کی بے شمار آیات انسان کو دیئے گئے عقل و شعور اور ان کے استعمال کی دعوت پر دلیل ہیں (قرآنِ مجید میں عقل مند اور جاہل میں فرق کو اسی سے واضح کیا گیا
- قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ کہو! کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو صرف عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔ سورۃ الزمر: 9، کائنات میں غور و فکر کی آیات بھی اسی نکتے پر دلالت کرتی ہیں
- إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات و دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ (سورۃ آل عمران: 190)، مزید برآں قرآن مجید میں متفرق قسم کے دلائل پر غور و فکر کی تاکید کی گئی ہے اور عقل کا صحیح استعمال نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی
- وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں سورۃ الحشر: 21)، اس جیسی سب آیات انسان میں عقل و شعور کی نعمت پر دلیل ہیں۔

انسان کی تکریم وفضیلت - (قرآنی نقطۂ نظر)

2. علم و حکمت کی عطا

علم اور حکمت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عظیم نعمتیں ہیں، جو انسان کو دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر علم کی فضیلت اور حکمت کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔

- حضرت آدم علیہ السلام کو علم کی عطا: وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ - سورۃالبقرہ: 31 اسی علم کی فضیلت پر انسان فرشتوں سے ممتاز ہوا
- علم اور اہلِ علم کی فضیلت: (يَرْفَعِ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ - سورۃالمجادلہ: 11 اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو ایمان لائے اور جنہیں علم عطا کیا گیا
- حکمت بطور ایک عظیم نعمت: يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا - سورۃالبقرہ: 269) اللہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے، اور جسے حکمت دی جائے تو اسے بے شمار بھلائی مل جاتی ہے۔ یہ آیت حکمت کی عظمت اور اس کے عظیم فوائد کو ظاہر کرتی ہے۔
- انبیاء کرام کو حکمت کی عطا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ۔ سورۃالانبیاء: 51) حضرت یوسف علیہ السلام (وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ - سورۃیوسف: 22) حضرت موسیٰ علیہ السلام (وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ - سورۃالقصص: 14) .... کو حکمت عطا کیے جانے کا ذکر)
- علم والوں کو سب سے زیادہ اللہ کے خوف کا ذکر (إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ - سورۃفاطر: 28)

انسان کی تکریم و فضیلت - (قرآنی نقطۂ نظر)

3. اختیار اور آزادی کی عطا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار (Free Will) اور آزادی جیسی عظیم نعمت عطا کی ہے، جو اسے دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ یہ اختیار انسان کو صحیح اور غلط میں تمیز کرنے، اپنے راستے کا انتخاب کرنے، اور اعمال کی بنیاد پر اجر یا سزا پانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اس حقیقت کو مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے

- اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کے درمیان انتخاب کی صلاحیت دی اور اسے یہ فیصلہ کرنے کا اختیار دیا کہ وہ کس راستے پر چلے (إِنَّا هَدَيْنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا - سورۃ الدہر: 2-3) -اللہ تعالیٰ نے انسان کو صحیح اور غلط کی پہچان دی ہے اور اسے اختیار دیا ہے کہ وہ کس راہ کا انتخاب کرتا ہے۔
- اللہ نے انسان کو ایمان لانے یا نہ لانے کا اختیار دیا ہے، مگر ساتھ ہی اس کے نتائج بھی واضح کر دیے ہیں (فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ، پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کرے۔)، دین میں کوئی جبر نہیں رکھا انسان کو زبردستی ایمان لانے پر مجبور نہیں کیا، بلکہ اسے اپنی مرضی سے حق کو قبول کرنے یا رد کرنے کا اختیار دیا ہے۔ (لَآ إِكْرَاهَ فِى ٱلدِّينِ - سورۃ البقرہ)
- اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھے اور برے اعمال میں اختیار دیا (اور پھر اسی کی بنیاد پر جزا و سزا دی جانے کا قانون بنایا ہے۔ مَّنْ عَمِلَ صَٰلِحًا فَلِنَفْسِهِۦ وَمَنْ أَسَآءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ (جو نیک عمل کرے گا، وہ اپنے ہی لیے کرے گا، اور جو برا کرے گا، اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا، اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ سورۃ فصلت: 46)

4. زمین پر خلافت کی عطا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر خلیفہ بنایا، یعنی اسے دنیا کا انتظام سونپا اور اس میں تصرف کی صلاحیت دی تاکہ وہ اس دنیا میں وہ نظام حیات قائم کرے جو اللہ کی مرضی کے مطابق ہو، اور اس نظام خلافت کو قائم کرنے میں کسی مخلوق میں جن اوصاف کی ضرورت تھی وہ سب اللہ تعالیٰ نے انسان کو ودیعت کر دیئے اور چونکہ یہ اوصاف ہر انسان میں ہیں اس لیئے ہر انسان اس کا مستحق ہے اور اس حوالے سے انہیں قوت ارادہ اور اختیار بھی دیا گیا ہے لہٰذا یہ اس کی عظمت اور فضیلت ہے

- وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ، پھر ذرا اس وقت کا تصور کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں" (البقرۃ: 30)
- اور یہ وہی بار خلافت تھا جو کہ حضرت انسان نے اپنے کاندھوں پر اٹھایا تھا۔ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ (ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو وہ اُسے اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوئے اور اس سے ڈر گئے، مگر انسان نے اسے اٹھا لیا۔ الأحزاب: 72)

علماء و مفکرین کے مطابق انسان نے اس مانت کا بار اسی بنا پر اٹھایا کہ اس کو قوت، تمیز، عقل و فہم اور ارادہ واختیار سے نوازا گیا تھا

- یہ اختیار اور ذمہ داری بھی انسان کی فضیلت کو واضح کرتی ہے۔

5. احترامِ جان کے حوالے سے انسان کی فضیلت

اللہ رب العزت نے کائنات میں جتنی بھی مخلوقات پیدا کیں ان میں سے کسی کی جان کی حرمت کے لیئے اتنی اہمیت عطا نہیں کی گئ جتنی انسان کی جان کو اہمیت عطا کی گئ اور یہ اہمیت بلا تفریق و تخصیص ہے یعنی اس میں کسی رنگ و نسل، مذہب یا عقیدے کا عمل دخل نہیں ہے۔

- مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ، اور تمہاری صورتیں بنائی تو نہایت عمدہ بنائیں (المائدۃ: 32)۔ اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ ”جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس کسی نے جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی
- اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات میں کیا مقام حاصل ہے۔ اس کی جان کی حرمت کے بعد اس کی عزت اور احترام میں یہاں تک فرمایا کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اور ایک انسان کی زندگی پوری انسانیت کی زندگی ہے۔
- جتنی اہمیت انسان کی جان کو حاصل ہے وہ کسی اور جاندار کو حاصل نہیں ہے۔ اور انسانی نسل کی بقاء کے تمام جانداروں کی نسل کی بقاء سے اہم ہے کہ دنیا میں بے شمار جانداروں کی اصناف اس وقت معدوم ہو چکی ہیں۔

مزید انسانی عزوشرف

6. انسان مادہ وروح کا مرکب ۔(انسان محض نرا حیوان نہیں ہے بلکہ اس میں اللہ کی طرف سے پھونکی گئ روح سے وہ اخلاقی اور روحانی طور پر دیگر مخلوق سے برتر بنا ہے، انسان کا اصل شرف اس کے جسم سے نہیں، بلکہ اس میں موجود اللہ کی عطا کردہ روح سے ہے، جو اسے تمام مخلوقات سے بلند کر دیتی ہے)

7. انسان ذاتی شرافت اور کرامت کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر بہت سی مخلوقات پر برتری بخشی ہے لیکن وہ اپنی حقیقت کو خود اسی وقت پہچان سکتا ہے جب کہ وہ اپنی ذاتی شرف کو سمجھ لے اور اپنے آپ کو پستی ذلت اور شہوانی خواہشات اور غلامی سے بالاتر سمجھے۔

8. زمین کی تمام نعمتیں انسان کے لئے پیدا کی گئ ہیں: هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ، وہی تو ہے، جس نے تمہارے لیے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں (سورہ بقرہ : ۲۹)

9. دنیا کو بدلنے کی صلاحیت: اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا سنوارنے اور تعمیر کرنے کے لیے علم اور وسائل دیئے۔ وہ شہر بسانے، ٹیکنالوجی کو ترقی دے کر اور زمین کے وسائل کو اپنے اور دوسروں کے فائدے کے لیے استعمال کرتا ہے

10. اللہ تعالیٰ انسان کو ایسی چیزیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا